ایک خصوصی نوٹ

مجرا

نعیم صدیقی

باکسنگ کی دنیا کے عالمی چیمپئن محمد علی امریکہ سے اسلام کی محبت میں پاکستان تشریف لائے۔ شاید انہیں خیال ہوگا کہ یہاں اسلامیت کی کچھ لمعانیاں ان کو ایسی حاصل ہوں گی جو امریکہ میں یا کسی اور جگہ نہیں مل سکتیں، اور پھر وہ اپنے قلب و روح کے آئینے میں نئی نئی تجلیاتِ حق دیکھنے کے قابل ہو جائیں گے۔

مگر پاکستان کے مسلم لیگی حکمرانوں کے اسلام کی تجلیات کچھ اور ہی نکلیں۔ اس امرِ واقعی کا بہترین آئینہ دار نوائے وقت کا ایک موثر نوٹ ہے۔ نوائے وقت پر زمانہ خواہ کیا کیا اثرات ڈالتا رہے، اس کے ضمیر میں جب اسلامی جذبے سے کوئی جنبش ہوتی ہے تو وہ بات کہہ گزرتا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

> پنجاب اسمبلی کے ایک رکن نے باکسنگ کے عالمی چیمپئن محمد علی کے اعزاز میں محفلِ رقص و سرود کے انعقاد کے خلاف جب تحریک استحقاق پیش کی تو اس کی مخالفت کرتے ہوئے پنجاب کے پارلیمانی سیکرٹری سعید ظفر نے کہا کہ مجرا کرانے پر کوئی آئینی و قانونی پابندی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر تحریکِ استحقاق پیش کرنے والے رکن اسمبلی خود مجرا کرانا چاہئیں تو حکومت اس میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کرے گی۔ رقص و سرود اور مجرا کے بارے میں آئینی اور قانونی پوزیشن کچھ بھی ہو، سرکاری یا نیم سرکاری تقریبات میں اس کی حوصلہ افزائی ایک اسلامی ملک میں ہر گز قابلِ فخر

قرار نہیں دی جا سکتی ۔ یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ محمد علی تو اپنے آپ کو خادمِ اِسلام کی حیثیت سے متعارف کرا رہا ہے اور ساری دُنیا میں تبلیغِ اسلام کے لیے کوشاں ہے، لیکن ہم اس کی پذیرائی رقص و سُرود اور مُجرے کے ذریعے کرتے ہیں۔ اگرچہ صوبائی پارلیمانی سیکرٹری نے دعولی کیا ہے کہ اس مُجرا بازی سے حکومت کا کوئی تعلق نہیں تھا، لیکن کیا وہ اس بات سے انکار کر سکتے ہیں کہ پاکستان اولمپک ایسوسی ایشن جس کے زیرِ اہتمام محمد علی کو مجرے والا استقبالیہ دیا گیا، سراسر حکومت کی گرانٹ پر چل رہی ہے۔ اس لیے حکومت اس مجرے سے بری الذمہ قرار نہیں دی جا سکتی۔ ہمیں افسوس ہے کہ پنجاب حکومت نے محمد علی کے اعزاز میں مجرے کی حمایت کر کے عذرِ گناہ بدتر از گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ خدا جانے پارلیمانی سیکرٹری نے مندرجہ بالا بیان دے کر پنجاب حکومت، مُسلم لیگ یا اپنی عزت میں کیا اضافہ کیا ہے۔ اور ایک نظریاتی ملک کے لیے قربانیاں پیش کرنے والوں کا مذاق کیوں اُڑایا ہے؟ (ادارتی نوٹ ۔ نوائے وقت)

اب آیئے ذرا پنجاب اسمبلی کے ایوان میں چلتے ہیں، جہاں اس معاملے میں تحریکِ استحقاق جناب اصغر علی گوجر کی طرف سے پیش ہوئی ۔ اقتباس ملاحظہ ہو:

چوہدری اصغر علی گوجر سابق عالمی چیمپئن محمد علی کی لاہور آمد پر ان کے اعزاز میں منعقد کی جانے والی محفل میں رقص و سُرود کا اہتمام کرنے کے مسئلہ کو "استحقاق مجروح" ہونے کی بنا پر اسمبلی میں زیرِ بحث لانا چاہتے تھے۔ چوہدری اصغر علی کا موقف تھا کہ محمد علی کے استقبال میں حکومت کے اعلیٰ افسر شریک تھے، اُنھوں نے لاہور میں قیام سے متعلق تمام اُمور کو طے کیا۔ بہت سے سرکاری افسر متذکرہ محفلِ رقص و سرود میں بھی موجود تھے۔ اس سے حکومت کی ان کوششوں کی نفی ہوتی ہے جو وہ اسلام کی ترویج کے لیے کر رہی ہے۔ حکومت نے بار بار ایوان میں بھی یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ اسلام کے منافی اقدامات کی حوصلہ شکنی کر رہی ہے۔ لیکن متذکرہ واقعہ حکومت کی ان یقین دہانیوں کے منافی ہے۔ جس سے ایوان کا استحقاق مجروح

ہوا ہے۔ یہ ملک، حکومت اور اسمبلیاں اسلام کے نام پر قائم ہیں۔ اس لیے جس وارے نے یہ فعل کیا ہے اُسے سزا دینی چاہیے۔ اس لیے تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری سعید الظفر نے تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ رقص و سُرود کی محفل کا اہتمام ایک پرائیویٹ ادارے نے کیا تھا۔ محمد علی بھی اسی ادارے کی دعوت پر پاکستان آئے تھے۔ متذکرہ واقعہ بھی حکومت کی زیرِ سرپرستی یا حکومت کے ایما پر نہیں ہوا اور نہ ہی حکومت کے کسی ذیلی ادارے نے اس سلسلے میں تعاون کیا ہے۔ رقص و سُرود کی محفل میں سرکاری افسروں کی موجودگی محمد علی کے تحفظ کے نقطۂ نظر کی وجہ بھی ہو سکتی ہے۔ تاہم یہ امر بھی واضح رہے کہ مجرا کرانے پر کوئی آئینی اور قانونی پابندی نہیں ہے۔ اس لیے چوہدری اصغر علی گوجر اگر مجرا کرانا چاہتے ہیں تو کرا سکتے ہیں۔ حکومت کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کرے گی۔

سپیکر نے اس پر تحریکِ استحقاق کو خلاف ضابطہ قرار دے دیا۔

اب ذرا ایک غیر مسلم بھارتی حکومت کے متعلق بھی ذیل کی خبری نقل ملاحظہ فرمائیں۔ اس کا عنوان ہے "بھارت میں مجرے پر پابندی" خبر یوں ہے:۔

نئی دہلی۔ (جنگ فارن ڈیسک) بھارت میں مجرے پر پابندیاں ہیں اور مجرا کرانے کے لیے تھانے دار سے لے کر ڈپٹی کمشنر تک کی منظوری ضروری ہے۔ ایک بھارتی اخبار نے لکھا ہے کہ اسلام کے کٹڑ قانونوں کی پابندی کرنے والے (؟) پاکستان میں مجرا کرانا کوئی گناہ نہیں ہے جب کہ سیکولر بھارت میں اس پر پابندی ہے۔ خبر میں مزید بتایا گیا ہے کہ بھارت میں مجرا یا تو چوری چھپے ہوتا ہے یا بڑے بڑے ہوٹلوں میں۔ (روزنامہ جنگ لاہور۔ مورخہ ۱۱ر نومبر ۱۹۸۶ء۔ ص ۸ کالم ۵)

اب ذرا سعید ظفر صاحب کے ان الفاظ کو تازہ کیجیے کہ "مجرا کرانے پر کوئی آئینی و قانونی پابندی نہیں"۔ ملاحظہ ہو کہ کتنا شدید احترام ہے رائج شدہ قانون کا۔ اگر کوئی پابندی قابلِ لحاظ ہے تو صرف وہ جو موجودہ آئین و قانون کی طرف سے عاید ہو۔ ایسا جذبہ واحساس سعید ظفر

(باقی بر صفحہ ۴۶)

(بقیہ صفحہ ۱)

کے ایمان نے اُن کے اندر اسلامی قانون و شریعت کے لیے پیدا نہ کیا کہ وہ یوں سوچتے کہ ہمارے دین و تہذیب میں فلاں چیز روا یا ناروا ہے۔ کاش کہ وہ کہتے کہ اگر مروجہ آئین و قانون کی رُو سے مجرے کے جواز کی راہیں نکالی بھی جا سکتی ہوں تو قرار داد مقاصد اور دستور کی دوسری اسلامی دفعات اور معاشرے کے تصورِ اخلاق اور نظامِ اقدار کے تحت ایسی چیزوں کا معاشرے میں ہونا ناجائز ہے اور ہمیں خدا و رسول کے احکام اور ان کے متعلق ملت کی رائے عام کا پاس کرتے ہوئے غلط چیزوں کو نہیں ہونے دینا ہے۔ آئندہ کے لیے ہماری کوشش ہے کہ ایسے تمام معاملات قانونی طور پر ہمارے یہاں شریعت کے مطابق طے ہو جائیں اور جلد سے جلد امن و احتساب کے ادارے اور عدالتیں اس قابل ہو جائیں کہ وہ قانونی قوت سے غلط چیزوں کو روک سکیں۔